جلد ۲۶ | مورخہ ۲۱ر شعبان ۱۳۵۷ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۱۶ر اکتوبر ۱۹۳۸ء | نمبر ۲۴۰

ظالم کون ہے اور مظلوم کون؟

(۳)

گزشتہ دو مضامین سے بآسانی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ احرار کے ان چند کارندوں نے جنہیں قضا و قدر نے قادیان کا باشندہ بنا دیا۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پشتینی احسانات کے بار کے نیچے دبے ہونے کے باوجود۔ اور جماعت احمدیہ سے بہت بڑے فوائد حاصل کرتے ہوئے احراری فتنہ پردازوں کے آلۂ کار بن کر نہایت ہی صبر شکن مظالم کئے ان مظالم کی فہرست چونکہ بے حد دردناک اور بہت طویل ہے۔ اس لئے پیش کردہ واقعات پر ہی اکتفا کرتے ہوئے ہم یہ بتانا چاہتے ہیں۔ کہ جہاں ان لوگوں کی طرف سے ظلم پر ظلم کیا جا رہا تھا۔ وہاں جماعت احمدیہ اپنے پیشوا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے نہایت تاکیدی ارشادات پر نہایت صبر اور استقلال سے سب کچھ برداشت کرتی رہی اور اس نے جائز انتقام کے رنگ میں بھی کچھ نہ کیا یہی وجہ تھی کہ ایک طرف تو حق پسند اور شریف لوگوں پر ہماری مظلومیت صفائی کے ساتھ واضح ہو گئی۔ اور دوسری طرف باوجود انتہائی کوشش کے پولیس ہماری جماعت پر کوئی الزام ثابت نہ کر سکی۔ بعض مواقع پر اس نے ہمارے آدمیوں کا چالان بھی کیا۔ اور اپنی طرف سے پورا زور لگایا۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ بالکل بری ہو گئے۔ آج احرار کے کارندوں کی طرف سے نہایت دیدہ دلیری سے کہا جا رہا ہے۔ کہ:۔

"طرح طرح کے مقدمات میں ہمیں پھنسایا جا رہا ہے۔ پہلے چھپڑوں کے متعلق مقدمات چل رہے ہیں۔ جن پر ہم غریبوں کے ہزاروں روپے خرچ ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ لیکن ابھی وہ مصیبت ختم نہ ہوئی تھی۔ کہ ایک اور مصیبت ہم پر نازل ہوئی۔ اور ہمارا قبرستان روک دیا گیا"

لیکن حقیقت اس کے بالکل الٹ ہے۔ آج تک جماعت احمدیہ کی طرف سے ان لوگوں کو "مقدمات" تو الگ رہے۔ کسی ایک مقدمہ میں بھی پھنسانے کی کوشش نہیں کی گئی۔ یعنی باوجود ان لوگوں کی ہر قسم کی شرارتوں۔ ایذا رسانیوں اور ستم رانیوں کے جماعت نے ان پر کوئی مقدمہ دائر نہیں کیا۔ بلکہ یا تو وہ خود یا پولیس کے ذریعہ جماعت کے معزز سے معزز افراد کو مقدمات میں پھنساتے چلے آ رہے ہیں۔ اور حال میں بھی عیدگاہ کو جنازہ گاہ بنانے کی کوشش کرتے ہوئے معززین جماعت پر زیر دفعہ ۱۴۷ فوجداری مقدمہ چلانے کے موجب بن چکے ہیں:۔

انہوں نے مقدمات کے ذکر میں چھپڑوں اور قبرستان کے مقدمات کو پیش کر کے غلط بیانی کو انتہا تک پہونچا دیا ہے۔ کیونکہ چھپڑوں کے مقدمہ میں یہ لوگ خود مدعی ہیں اور انہوں نے عرصہ سے نہ صرف جماعت احمدیہ کے بہت سے افراد کے خلاف مقدمہ دائر کر رکھا ہے۔ بلکہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اور حضور کے برادران گرامی قدر کو بھی مدعا علیہ بنایا ہوا ہے۔ اور اس وقت تک احمدیوں کا ہزارہا روپیہ صرف کرا چکے ہیں:۔

رہا قبرستان کا معاملہ۔ یہ بھی الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے والی مثال ہے۔ قبرستان خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زمین میں ہے۔ جہاں اس خاندان کے بزرگوں اور احمدیوں کی قبریں ہیں۔ اور اب بھی قریب کے محلہ کے احمدی وہاں مردے دفن کرتے ہیں۔ لیکن پچھلے دنوں انہی لوگوں نے جو مظلوم بنے پھرتے ہیں احمدیوں کو اس قبرستان سے روک دینے کی بار بار کوشش کی۔ حتےٰ کہ ایک چھوٹی لڑکی کی میت کو دفن کرنے کے موقعہ پر ہجوم کی شکل میں قبرستان میں پہونچ گئے۔ اور ان میں سے چند ایک نے آگے بڑھ کر قبر کھودنے اور میت کے دفن کرنے کو بجبر روکنا چاہا اور آخر پولیس کے موقعہ پر پہونچ جانے پر لاش دفن کی گئی۔ اسی طرح کئی مواقع پر انہوں نے مداخلت کی۔ اور پولیس اپنی موجودگی میں لاش دفن کراتی رہی۔ اس کے مقابلہ میں کوئی ایک مثال بھی ایسی پیش نہیں کی جا سکتی۔ جبکہ کسی احمدی نے ان کی کسی لاش کے اس قبرستان میں دفن ہونے میں مزاحمت کی ہو۔ اور پولیس کے ذریعہ ان کی لاش دفن کی گئی ہو:۔

دراصل اس قدیم قبرستان سے ان لوگوں نے محض از راہ شرارت احمدیوں کو روکنے کی کوشش کی۔ اور اس طرح ان کے بچوں کی لاشوں کی بے حرمتی کا موجب بنے۔ اور احمدیوں کے ایک ایسے حق میں مداخلت کر کے جو انہیں قانونی طور پر حاصل تھا۔ اور جو ذمہ وار حکام کو بھی مسلّم تھا۔ فتنہ پردازی کا موجب بنے۔

پولیس نے یہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ اور ان لوگوں کو ایک طرف روک کر احمدی لڑکی کی لاش دفن کرائی۔ لیکن باوجود اس کے ۱۹ معزز احمدیوں کا چالان کر دیا۔ اور ایک عرصہ تک یہ مقدمہ چلتا رہا۔ جس میں سے کچھ تو ابتدائی عدالت سے کچھ اوپر کی عدالت سے باقی ایک ہائی کورٹ سے بالکل بے گناہ اور بری قرار دئے گئے۔ اور پولیس کو مکمل ناکامی حاصل ہوئی۔
غرض جماعت کی طرف سے نہ توان لوگوں کو کبھی قبرستان سے روکا گیا۔ نہ ان کو مقدمات میں پھنسایا گیا۔ بلکہ اس قسم کی حرکات یہ خود کرتے چلے آرہے اور اب بھی کر رہے ہیں ان حالات میں ہر سمجھدار اور انصاف پسند انسان پر واضح ہو سکتا ہے۔ کہ ان لوگوں کی مظلومیت محض بناوٹی ہے۔ جس سے ان کی غرض یہ ہے۔ کہ ناواقف لوگ ان پر رحم کھا کر ان کی جھولی میں کچھ نہ کچھ ڈالیں۔ اور وہ مزے اڑاتے رہیں۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۲ اکتوبر سنہ ۳۸ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے ہ

نمبر	نام	مقام	نمبر	نام	مقام
۱۱۷۲	ایم عبدالرحیم صاحب	لاہور	۱۱۸۱	غلام فرید صاحب	گورداسپور
۱۱۷۳	محمد یوسف صاحب	شیخوپورہ	۱۱۸۲	نواب الدین صاحب	〃
۱۱۷۴	غلام فاطمہ بیگم صاحبہ	شاہ پور	۱۱۸۳	شاہ محمد صاحب ولد علی بخش صاحب	〃
۱۱۷۵	چوہدری شکر الدین صاحب	نوابشاہ سندھ	۱۱۸۴	عبد العلی صاحب	〃
۱۱۷۶	محمد یونس صاحب	کلکتہ	۱۱۸۵	فقیر محمد صاحب	〃
۱۱۷۷	فضل عظیم صاحب	دہلی	۱۱۸۶	شاہ محمد صاحب ولد پنا	〃
۱۱۷۸	فضل خلیل صاحب	〃	۱۱۸۷	سردار محمد صاحب	〃
۱۱۷۹	منشی اللہ وسایا صاحب	ڈیرہ غازیخاں	۱۱۸۸	میاں رکھا صاحب	〃
۱۱۸۰	حمید الدین صاحب	دہلی	۱۱۸۹	محمد طفیل صاحب	〃

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کراچی سے بمبئی تشریف لے گئے

کراچی ۱۴ اکتوبر۔ حاجی عبدالکریم صاحب پریذیڈنٹ احمدیہ ایسوسی ایشن سولجر بازار کراچی حسب ذیل تار بنام الفضل ارسال کرتے ہیں۔
لوکل جماعت کو اپنی اس خوش بختی پر ناز ہے۔ کہ کل ہمارے مقدس امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز یہاں تشریف فرما تھے حضور معہ خدام لاہور میل سے یہاں تشریف لائے۔ اور میل سٹیمر Vasna سے بمبئی روانہ ہو گئے۔ حضور نے مغرب اور عشاء کی نمازیں بندرگاہ پر پڑھائیں۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۵ اکتوبر۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو آج سر درد کی تکلیف رہی احباب دعائے صحت کریں +

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے +

آج ۱۲ بجے دوپہر کی گاڑی سے آنریبل سر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب ہز ایکسیلنسی وائسرائے ہند کی کونسل کے ممبر معہ اپنے ایک انگریز دوست مسٹر جلینز کے جو ولایت سے قریباً دو ماہ سے ان کے پاس آئے ہوئے ہیں۔ تشریف لائے۔ اور چھ بجے شام کی گاڑی سے واپس تشریف لے گئے ہ

آج ساڑھے نو بجے کی ٹرین سے جناب مولوی محمد عبد اللہ صاحب اختر جتوئی مجاہد تحریک جدید سٹریٹ سیٹلمنٹ سے تبلیغ کے بعد واپس تشریف لائے ہ

آج حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب کے ہاتھ پر لاہور کے ایک عیسائی نوجوان نے اسلام قبول کیا۔ جس کا نام عطاء اللہ رکھا گیا۔

آج بعد نماز عشاء مدرسہ احمدیہ کے صحن میں مجاہدین تحریک جدید اور مجلس ارشاد کے مابین زیر صدارت جناب ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے اس موضوع پر مناظرہ ہوا۔ کہ قیام امن کے لئے جنگ ضروری ہے۔ مجلس ارشاد جو منفی پہلو کی حامی تھی کامیاب قرار دی گئی۔

سکرٹریان مال کے متعلق ضروری اعلان

اخبار الفضل۔ نیز سرکلر چٹھی کے ذریعہ مقامی جماعتوں کے سکرٹریان مال سے درخواست کی گئی تھی۔ کہ وہ ایسے تمام احباب کے نام و پتہ سے مطلع فرمائیں جن کا ڈاکخانہ یا بنک میں امانتوں کا حساب ہے۔ اور ایسی فہرستوں میں یہ بھی تشریح کر دی جائے کہ ان کو سود سے کس قدر آمدنی ہوتی ہے۔
ممکن ہے بعض جماعتوں میں ایسے دوست کوئی نہ ہوں۔ جن کا روپیہ بنک یا ڈاکخانہ میں جمع ہو۔ تاہم وہ بھی مرکز کو اطلاع دیدیں۔ اور یہ خیال نہ کر لیا جائے۔ کہ جب کوئی ایسا دوست موجود نہیں۔ تو اطلاع دینے کا کیا فائدہ۔
دفتر ہذا میں اطلاع دینی بہر حال ضروری ہے۔ ناظر بیت المال۔

درخواست دعا

مولوی محمد نذیر صاحب مبلغ علاقہ سندھ کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہ گھوڑے پر سے گر گئے۔ اور ان کے سر پر چوٹ آئی جس سے کچھ دیر بے ہوش ہو گئے۔ وہاں کے احمدی احباب نے ممکن امداد دی۔ احباب ان کی صحت یابی کے لئے دعا کریں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

اعلان تعطیل

۱۶ اکتوبر چونکہ یوم التبلیغ کی وجہ سے تعطیل ہو گی۔ اور تمام دفاتر بند رہیں گے۔ اس لئے ۱۸ اکتوبر کا اخبار شائع نہیں ہوگا۔ مینیجر

درخواستہائے دعا مولوی غلام محمد صاحب چک ۹۹ سرگودھا اپنے لڑکے نثار احمد کی صحت کے لئے حکیم عبدالصمد صاحب میر منشی اپنی اہلیہ صاحبہ کی صحت کیلئے۔ عبدالکریم صاحب خالد مستری نذیر محمد صاحب کے لڑکے بشیر احمد کی صحت کیلئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

اَلْكِتَابُ وَالْحِكْمَةُ

بعض مضامین کے متعلق قرآن مجید سے استدلال

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب -

(۳۱۸) تکرار آیات

پسندیدہ کلام کی مختلف قسموں میں سے ایک مشہور قسم یہ بھی ہے کہ چند فقروں کے بعد ایک فقرہ بار بار دُھرایا جاتا ہے - شاعروں کے ہاں تو یہ مثالیں بکثرت پائی جاتی ہیں - قرآن مجید میں بھی یہ طرزِ کلام موجود ہے - چنانچہ سورۂ رحمٰن میں فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ کی آیت ہر ایک دو آیات کے بعد آجاتی ہے اور ساری سورت میں یہ آیت اکتیس ۳۱ دفعہ دُہرائی گئی ہے - اسی طرح وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ کی آیت سورہ مرسلات میں دس دفعہ آئی ہے - ان کے علاوہ بھی چند جگہ اس طرح کا کلام موجود ہے - مثلاً وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ - نیز وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ وغیرہ - اگر یہ تکرارات نہ ہوتے - تو کلام بے لطف ہو جاتا - تکرار کی وجہ سے اس کی شان اس کے معانی اور اس کا اثر بہت زیادہ ہو گیا ہے - بلکہ بعض جگہ تو ان آیات کی وجہ سے ماسبق آیتوں کے معانی اور مفہوم میں ایک نئی بات پیدا ہو گئی ہے جو بغیر ان کے نہ ہوتی - مثلاً جہاں جنت کا ذکر آتا ہے - وہاں تو فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ موزون ہی ہے لیکن جہاں عذابِ جہنم کا ذکر ہے - کہ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ - يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ - اس کے معاً بعد فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ کیوں لایا گیا ہے - کیا جہنم بھی نعمت ہے؟ ہاں - یہاں سے تو یہی معلوم ہوتا ہے - کہ مجرموں اور کفار کے لئے جہنم واقعی نعمت ہے - کہ اگر وہ نہ ہوتا - تو یہ لوگ کبھی بھی جنت میں داخل نہ ہو سکتے - یہ وہ نعمت ہے - جہاں جا کر ان کے دلوں کی جھریں ٹوٹیں گی - اور ان کے کان اور آنکھیں شفایاب ہوں گے - اور ان کی میل - اور گندگی جلائی جائے گی - اور ان کی روحانی بیماریاں دُور کی جائیں گی - یہاں تک کہ وہ اس قابل ہو جائیں گی - کہ جنت میں رہنے - اس کے مزے چکھنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کے قابل ہوں - ورنہ اگر بغیر شفا پانے کے بیماری ہی کی حالت میں براہ راست جنت میں داخل کر دیئے جاتے - تو وہاں کا خوشگوار پانی انہیں کڑوا لگتا - اور میوے نزلہ پیدا کر دیتے - اور وہاں کے مذاق اور پُر لطف صحبتیں ان کو تکلیف دیتیں - کیونکہ وہ بیمار داخل ہوئے تھے - اس لئے جنت کی لذّات حاصل کرنے کے قابل بنانے کے لئے ضرور تھا - کہ ایسے مریضوں کا شفا خانہ میں پہلے علاج کیا جائے - تاکہ وہ نعمائے جنت سے لطف اٹھانے کے قابل ہوں - یہی وجہ ہے - کہ ایسے بیماروں کے لئے جہنم بھی خدا کی نعمت ہے - جیسا کہ مذکورہ آیت سے ظاہر ہے :-

(۳۱۹) من و سلویٰ

اَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى (اعراف) ہم نے بنی اسرائیل پر مَن اور سلویٰ نازل کیا - مَن میں نے بھی دیکھا - اور کھایا ہے - ڈیرہ غازیخان کا جنوب مغربی علاقہ جہاں بلوچ لوگ رہتے ہیں - اور جنگلی اور پہاڑی زمین ہے - وہاں قدرتی جھاڑیاں پیدا ہوتی ہیں - ان کی ٹہنیوں پر چنے کے برابر دانے سفید اور کچھ گوند کے مزے کے سرخی سفیدی مائل پیدا ہو جاتے ہیں - اس علاقہ میں بھی ان کو مَن ہی کہا جاتا ہے - اور غربا بطور مٹھائی کے کھاتے ہیں - وہ پھل نہیں ہوتا - بلکہ گوند کی طرح اس جھاڑی کا رس نکل کر باہر جم جاتا ہے - اگر کسی کو شوق ہو - تو ڈیرہ غازی خان یا راجن پور کی جماعت کی معرفت نمونہ منگا کر دیکھ سکتا ہے - سو یہ کوئی آسمان سے نازل ہونے والی نئی چیز نہ تھی - بلکہ قدرتاً جنگلی اور پہاڑی علاقوں میں ملتی ہے - اور جہاں بنی اسرائیل مصر سے نکل کر ٹھہرے تھے - اس علاقہ میں خصوصاً بکثرت پیدا ہوتی تھی :-

رہا سلویٰ - اس سے مراد بٹیر یا تیتر یا بھٹ تیتر کی قسم کے جانور ہیں - جو موسم کے تغیر پر ایک ملک سے سفر کر کے دوسرے ملک کی طرف لاکھوں کی تعداد میں اڑ کر جاتے ہیں ہمارے ملک میں بھی بٹیروں - اور تلیروں کا ایک موسم آتا ہے - اور پھر چند سال کے بعد کسی خاص سال میں تو یہ جانور اس کثرت سے آجاتے ہیں کہ بازاروں میں پیسے پیسے بکنے لگتے ہیں - اسی طرح بنی اسرائیل کے علاقہ میں ایک دفعہ یہ بکثرت آگئے - اور انہوں نے شکار کر کے ایک ماہ تک انہیں خوب کھایا - حتیٰ کہ کثرت کی وجہ سے ان میں وبا پیدا ہو گئی -

(۳۲۰) خلیفہ پر فساد اور قتل کا الزام

قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ (بقرہ) خلیفۃ اللہ پر فساد اور قتل کا الزام لگنا بھی پُرانی سنت ہے - اور آدم کے وقت سے آجتک چلی آئی ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر تو یہ الزام مشہور ہی ہے - خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف بھی لیکھرام کے مروا دینے کا رونا آجتک رویا جاتا ہے - اور حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خلاف تو جو دشمن اٹھتا ہے - وہ شروع ہی سے یہ آیت پڑھتا اٹھتا ہے - اس کے ساتھ ہی بدچلنی کا الزام بھی کنایۃً مذکور ہے ورنہ نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ کا دعوےٰ کیوں کرتے مگر اللہ تعالےٰ نے اس کا دو طرح سے جواب دیا - ایک تو یہ کہ ہمیں معلوم ہے کیوں وہ خلیفہ ہونے کا اہل ہے - دوسرے ان سے مقابلہ بھی کرا دیا اور اس میں یہ بتایا - کہ علم اصل چیز ہے - اور خلیفہ میں علم سب سے زیادہ ہے اس لئے وہ دوسروں سے افضل ہے اور حقیقی علم کے ساتھ خشیۃ اللہ لازم ملزوم ہے - اس لئے ضرور ہے - کہ خلیفہ متقی بھی ہو :-

(۳۲۱) مقربین عبادتیں ترک نہیں کرتے

وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ (انبیاء) یعنی جو خدا کے مقرب بن جاتے ہیں - وہ یہ نہیں کہتے - کہ اب ہم بڑے ہو گئے ہیں - ہم عبادتوں سے آزاد ہیں - نہ وہ یہ کہتے ہیں - کہ ہم ساری عمر عبادت کرتے کرتے تھک گئے ہیں - اب ہمارے آرام کرنے کا وقت ہے - بلکہ مقربین ہمیشہ اپنی عبادات پر دوام کرتے ہیں - جو پیر فقیر خود آزاد رہنا چاہتے ہیں - اور مریدوں کو عبادات کی تاکید کرتے ہیں وہ جھوٹے ہیں :-

(۳۲۲) راکع اور ساجد

يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ کی آیت سے سجدہ اور رکوع کے ایک اور معنے بھی استنباط ہوتے ہیں - یعنی سجدہ سے مراد اکیلی نماز ہے اور رکوع سے مراد نماز باجماعت :-

حضرت حکیم مولوی عبیداللہ صاحب بسملؒ کی زندگی کا ایک ایمان افروز واقعہ

احمدیت پر اثبات واستقلال اور معاندین کا عبرتناک انجام

"الفضل" کی ایک گزشتہ اشاعت میں جناب مولوی ذوالفقار علی خانصاحب گوہر رامپوری نے حضرت حکیم مولوی عبیداللہ صاحب بسمل مرحوم کا مرثیہ کہتے ہوئے رامپور کا ایک واقعہ بیان فرمایا ہے جبکہ محض احمدیت کی وجہ سے ریاست کے بعض کارندوں نے اُن پر بے حد مظالم توڑے ان کے بچے چھین لئے۔ ان کی بیوی کو الگ کر لیا۔ ان کا مال و اسباب چھین لیا۔ انہیں بھوکا اور پیاسا رکھا اور بالآخر رامپور سے اخراج کا حکم دے دیا۔ مگر مولوی صاحب مرحوم کے پائے استقلال میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے ایک لحمہ کے لئے بھی لغزش نہ ہوئی۔ اور وہ پورے ثبات کے ساتھ احمدیت پر قائم رہے

مظالم کی ابتدا

مولوی صاحب مرحوم نے ایک دفعہ ۱۹۳۳ء میں اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ میرے محلہ میں ایک شریر النفس تعلقدار رہتا تھا۔ اسے ایک مشہور مخالف اور ایک مجسٹریٹ نے جو دونوں سلسلہ احمدیہ کے شدید مخالف تھے۔ میرے خلاف اکسایا اور اس نے تمام محلہ والوں کو مجھے زدوکوب کرنے حتیٰ کہ مار ڈالنے پر ابھارا۔ اور اس قدر مجھ پر سختیاں ہونے لگیں۔ کہ گلی کوچہ میں چلنا دشوار ہو گیا۔ ہر طرف سے اینٹ پتھر پڑتے۔ لوگ گالیاں دیتے۔ بچہ بچہ "قادیانی کتا" کہکر پکارتا۔ اور ایذا پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا جاتا۔ اس وقت میرے گھر کے قریب عبدالمجید کباب فروش اور محمد خان کمپونڈر دو احمدی رہتے تھے۔ قاسم علی خان صاحب مجھ سے ایک محلہ کے فاصلہ پر تھے۔ ہم چاروں کے لوگ درپے آزار ہو گئے۔ بچوں سے لیکر بوڑھوں تک ہمیں گالیاں دیتے۔ عورتیں بھی بدزبانی کرنے سے باز نہ آتیں۔ ایک دن جس مکان میں میں رہتا تھا۔ محلہ والوں نے اس کا محاصرہ کر لیا اور اینٹ پتھر گارا کیچڑ گوبر جوان کے ہاتھ لگا پھینکنے لگے اور پانی بند کر دیا۔ میں اپنے بچوں کو یہ سمجھا کر کہ دروازہ بند کر کے اندر بیٹھے رہو۔ چندہ خان احمدی کے ساتھ جو اتفاقاً میرے پاس آئے ہوئے تھے۔ بھوکا پیاسا گھر سے نکلا۔ اس روز ہم نے کوئی کھانا نہ پکایا۔ اور نہ پکا سکتے تھے۔ میری بیوی نے اندر دروازے بند کر کے سوکھا آٹا گھی میں بھونا اور گڑ ڈال کر پنجیری بنائی اور وہی ہم نے کھائی لیکن پانی اس روز ایک گھونٹ تک میسر نہ آیا۔ میں گلی کوچہ سے چھپتا چھپاتا سکول کے محاذ میں جہاں میری دوسری بیوی رہتی تھی۔ اس کے ماموں کے پاس پہنچا۔ لیکن اس کی آنکھیں بھی بدلی ہوئی پائیں۔ اس نے کہا۔ جہاں تمہارے سینگ سمائیں چلے جاؤ آخر محمد خان بریلی چلا گیا۔ عبدالمجید بھی گھر چھوڑ کر کہیں چل دیا۔ مگر میں تمام دن بھوکا پیاسا سکول میں رہا رات کے وقت جب نصف شب گذر چکی تو گھر پہنچا۔ اسوقت گلی کوچے سب خالی تھے۔ میں اپنے بیوی بچوں کو ساتھ لے کر غیر راستوں سے ہوتا ہوا ہندوؤں کے کوچہ میں پہنچا جہاں میں نے ایک مکان کرایہ پر لے رکھا تھا۔ وہاں جا کر ایک مسجد سے پینے کے لئے پانی لیا۔ مگر اتفاق سے وہ کھاری نکلا۔ لیکن جوں توں کر کے وہی پیا اور اسی سے روٹیاں پکائیں اور کھائیں۔ کیونکہ بچے سب بھوکے پیاسے تھے۔

گرفتاری

میرا ارادہ تھا۔ کہ میں رامپور سے نکل جاؤں مگر اتفاقاً مجھ کو دست آنے لگ گئے جس کی وجہ سے میں روانہ نہ ہو سکا۔ چار روز کے بعد ابھی مجھے پورا افاقہ نہیں ہوا تھا۔ کہ رات کے دو بجے وہی مجسٹریٹ معہ کوتوال قریباً ساٹھ آدمی پولیس کے لے کر مجھ کو تلاش کرتے ہوئے آ نکلے۔ پہلے وہ اسی مکان میں گئے جہاں میں رہا کرتا تھا پھر میری بیوی کے ماموں کے گھر گئے جب دونوں جگہ میں نہ ملا تو ایک پولیس مین ان کو لیکر ہندوؤں کے اس کوچہ میں پہنچا جو ستھی کے کنوئیں کے نام سے مشہور تھا۔ در اصل اس کنسٹیبل نے مجھے اس کوچہ میں داخل ہوتے کسی وقت دیکھا تھا۔ اس کی رہنمائی سے یہ سب لوگ میرے مکان پر آئے اور چاروں طرف سے میرے مکان کا محاصرہ کر کے دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نیند سے اٹھ کر ننگے سر یہ خبر لینے کے لئے کہ دروازہ پر کون ہے باہر نکلا۔ دروازہ پر دو سپاہیوں نے میرے دونوں بازو پکڑ لئے اور مجسٹریٹ صاحب کی طرف جو سامنے کمر پر ہاتھ رکھے کھڑے تھے۔ اشارہ کر کے کہا دیکھو مجسٹریٹ صاحب کیا فرماتے ہیں۔ میں نے کہا خیر باشد کیسے تشریف آوری ہوئی۔ کہنے لگے نجن خان نے تم پر دعویٰ کیا ہے۔ کہ اسکی بھانجی کی لڑکیاں تمہارے پاس ہیں۔ میں نے کہا عقلاً عرفاً شرعاً قانوناً اس کا کیا حق ہے وہ لڑکیاں میری ہیں۔ اس پر سپاہیوں کو حکم دیا گیا کہ اندر گھس کے سب کو پکڑ لو۔ اس بیوی سے میرے چار بچے تھے۔ یعنی ایک لڑکا اور تین لڑکیاں۔ پولیس نے ان چاروں کو زیر حراست کر لیا۔ البتہ خالق رضا اور ہادی رضا کو چھوڑ دیا۔ جو دوسری بیوی سے تھے میری بیوی نے جب شور مچایا کہ دیکھو تم پردے میں چلے آئے ہو ستر کا کوئی لحاظ نہیں کیا۔ تو مجسٹریٹ صاحب نے کہا خاموش رہو ورنہ زبان کاٹ لی جائے گی۔ ان چاروں بچوں کو تانگے میں بٹھا کر نجن خان کے حوالے کر دیا گیا۔ اور کوچے سے باہر لا کر میری جامہ تلاشی لی گئی میں تعجب میں تھا۔ کہ ایک ڈاکو یا ٹھگ کے واسطے اسقدر پولیس جمع نہیں کی جاتی جتنی مجھ عاجز اور ناتوان انسان کیواسطے جمع کی گئی ہے لیکن بجائے حواس باختہ ہونے کے میرا دل اسوقت نہایت قوی تھا۔ باہر ایک شخص کی چارپائی پر بستر بچھا تھا مجسٹریٹ صاحب اس پر بیٹھ گئے۔ مگر وہ تو پائینتی کی طرف بیٹھے اور خاکسار سرہانے کی طرف۔ کوتوال صاحب اس ظلم سے خوف کھاتے ہوئے جو مجھ پر کیا جا رہا تھا۔ مسجد میں چلے گئے۔ مجسٹریٹ صاحب بیٹھ کر کچھ لکھتے رہے۔ میں نہیں جانتا کہ انہوں نے کیا لکھا کیونکہ مجھ کو پڑھ کر نہ سنایا گیا۔ ساتھ سید احمد صاحب وکیل بھی تھے جو اب بفضل خدا احمدی ہیں۔ انہیں مجسٹریٹ نے میرے خلاف وکیل بنایا تھا۔ مجسٹریٹ نے کچھ لکھ لکھا کر نائب کوتوال سے کہا کہ مولوی صاحب کا انگوٹھا لگوا لو۔ اس نے میرے بائیں ہاتھ کے انگوٹھے پر سیاہی لگا کر اس لکھے ہوئے پر لگا لیا اور مجسٹریٹ صاحب فرمانے لگے۔ ذوالفقار علی خان سے اب کہو جس قدر زور لگانا ہو لگا لے میں نے کہا اِنَّمَآ اَشْکُوْا بَثِّیْ وَحُزْنِیْٓ اِلَی اللّٰہِ میں اپنا معاملہ خدا کے سپرد کرتا ہوں۔ غالباً میرے گناہوں کی سزا مجھ کو مل گئی ہے۔ خدا مجھے معاف کرے

روانگی

اس پر ایک تانگے والے سے کہا گیا۔ کہ مولوی صاحب کو پکڑ کر تانگہ میں بٹھا لو اور سٹیشن پر پہنچا دو میں نے کہا مجھ کو اجازت ہو کہ میں اپنے گھر کے لوگوں کو کچھ وصیت کر لوں۔ مجسٹریٹ صاحب کہنے لگے۔ سرکار کا یہ حکم تو نہیں مگر میں اپنی طرف سے کہتا ہوں۔ کہ تم ان سے بات کر لو۔ میں نے اندر جا کر اپنی بیوی سے کہا میں اب جاتا ہوں۔ بیوی کہنے لگی۔ میں بھی چلتی ہوں۔ میں یہاں نہیں ٹھہروں گی میں نے کہا نہیں تمہارے بھائی ہیں ان کے پاس چلی جاؤ۔ کہنے لگی نہیں۔ میں تمہارے ساتھ جاؤنگی میں نے مجسٹریٹ صاحب سے کہا اجازت ہو تو سامان باندھ لیں۔ کہنے لگے آپ اندر نہیں جا سکتے بیوی سے کہدو کہ جو اسباب باندھنا ہے۔ باندھ لے۔ میں نے بیوی سے کہا کہ سامان اور بستر وغیرہ چھوڑ دو۔ صرف کتابوں کا گٹھڑ باندھ لو۔ اس نے عجلت میں جو کتابیں ہاتھ آئیں باندھ لیں۔ باقی وہیں رہ گئیں غرض تمام اسباب اسی مکان میں سپرد خدا کرتے ہوئے صرف کتابوں کی ایک گٹھڑی لیکر ہم چار آدمی دو لڑکے اور ہم میاں بیوی تانگے پر سوار کئے گئے۔ اور دو پولیس مین ہمارے ساتھ کر دئے گئے۔

ایک آگے اور ایک پیچھے۔ اور تاکید کی گئی کہ راستہ میں کسی جگہ یہ اتر نے نہ پائیں۔ راستہ میں صدن خاں کا مکان تھا۔ جہاں میری دوسری بیوی اور شیر خوار بچہ تھا۔ میں نے چاہا کہ ان سے مل لوں اور انہیں کچھ کہہ لوں مگر ان دونوں سپاہیوں نے اس کی اجازت نہ دی۔ ناچار مدرسہ کے محاذ میں تانگہ کھڑا کرا کر میں نے صدن خاں کو آواز دی وہ باہر آیا۔ اور تانگہ کے پاس کھڑا ہو کر کہنے لگا۔ ہم تو رات بھر نہیں سوئے کیونکہ پولیس نے بار بار آ کر ہم کو کریدا کہ مولوی صاحب کہاں ہیں؟ اب اس خیال میں تھے کہ تمہارے پاس پہنچیں۔ میں نے کہا میں خود آ گیا ہوں۔ اور اب مجبور اً جاتا ہوں کہنے لگے میری بھانجی کا کیا ہو گا۔ میں نے کہا اگر وہ میرے ساتھ چلتی ہیں۔ تو بچے کو لے کر آ جائیں۔ کہنے لگے یہ نہیں ہو سکتا۔ اگر تم مسلمان ہو تو میری بھانجی کو طلاق دیدو۔ اور اگر طلاق نہ بھی دو۔ تو چونکہ تم غیر مذہب والے ثابت ہو چکے ہو۔ اس لئے نکاح کہاں میں نے کہا جیسی تمہاری خوشی تانگے والے نے کہا میں زیادہ نہیں ٹھہر سکتا وہاں سے ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر سٹیشن تھا۔ جہاں مجھکو پہنچایا گیا۔ اور تانگہ والا کرایہ طلب کرنے لگا۔ مگر میرے پاس اس وقت کیا تھا۔ میں نے آٹھ آنے کی چادر گاڑھے کی جس میں کتابیں بندھی ہوئی تھیں اس کو دیکر ہاتھ جوڑے۔ کہ میرے پاس اور کچھ نہیں۔ معاف کرو۔ چنانچہ بدقت تمام اس سے جان چھڑائی۔

سٹیشن پر احمدی بھائیوں سے ملاقات

اتنے میں رات کے چار بج گئے اور مراد آباد سے ریل آ گئی۔ اس میں سے ایک شخص جو میرا اور قاسم علی خاں صاحب کا واقف تھا۔ اترا اور حیرت زدہ ہو کر میرا حال پوچھنے لگا میں نے کہا راستہ میں قاسم علی خاں کا مکان پڑتا ہے۔ مہربانی کر کے ان سے کہتے جانا۔ کہ صبح آٹھ بجے سے پہلے جو گاڑی مراد آباد کو جانے والی ہے۔ اس وقت مجھے ملیں۔ کیونکہ میرے پاس کوئی کرایہ نہ تھا صبح نماز کے قریب قاسم علی خاں اور چندہ خاں میرے پاس پہونچ گئے۔ قاسم علی خاں نے پندرہ روپے اور چندہ خاں نے پانچ روپے مجھے دئے۔ اتنے میں مولوی ذوالفقار علی خاں صاحب کا آدمی پہنچا۔ اس نے [illegible] روپے دئے اور ریل پر سوار کرایا۔ قاسم علی خاں اس وقت تک جب تک ریل نہیں چلی سٹیشن پر ٹھہرے رہے۔

دہلی میں

میں نے دہلی کا ٹکٹ لیا۔ اور دہلی سے ٹونک کا ارادہ کیا۔ کیونکہ میری بیوی کی پھوپھی ٹونک میں تھی اور اس کا خاوند نواب صاحب ٹونک کا میر منشی تھا۔ دہلی کے سٹیشن پر شیخ احمد حسین خاں صاحب بی اے ہیڈ ماسٹر مدرسہ رامپور مجھ سے ملے اور آب دیدہ ہو کر کہنے لگے۔ میں تو اسی روز سمجھ گیا تھا جس روز آپ کی نواب صاحب سے مذہبی گفتگو ہوئی تھی۔ کہ آپ کا اب رامپور میں رہنا اچھا نہیں۔ چونکہ دہلی میں تین چار گھنٹہ ٹھہرنا تھا۔ میں میر قاسم علی صاحب سے ملنے گیا۔ میر صاحب سے ملاقات ہوئی تو فرمانے لگے۔ ایجنٹ صاحب سے اپنا حال بیان کرنا تھا۔ میں نے کہا میں نے عہد کر لیا ہے۔ کہ سوائے خدا کے اپنا حال کسی سے نہیں کہونگا یہ وہ وقت تھا جب کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ وفات پا چکے تھے۔ اور مولوی محمد علی صاحب قادیان چھوڑ کر لاہور جا رہے تھے میں نے اس خیال سے کہ اس وقت سلسلہ احمدیہ پر ایک سخت مشکل کا وقت آیا ہوا ہے۔ اپنا حال حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں تحریر نہ کیا۔

ٹونک میں

دہلی سے ٹونک پہنچا۔ اور وہاں یہ دیکھکر تعجب ہوا کہ بچے بچے کی زبان پر میرا تمام ماجرا چڑھا ہوا ہے۔ نہ معلوم یہ بات ان میں کس نے پھیلا دی۔ میں وہاں چار ماہ تک رہا۔

قادیان میں واپسی

اسی دوران میں حضرت مولوی شیر علی صاحب کا خط معہ تیس ۳۰ روپے کے منی آرڈر کے پہنچا۔ جس میں لکھا تھا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو یاد فرمایا ہے۔ فوراً معہ اہل و عیال چلے آؤ۔ دراصل قاسم علی خاں صاحب اور مولوی ذوالفقار علی خاں صاحب اسی اثنا میں قادیان آئے۔ اور انہوں نے مفصل حال حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور بیان کیا میں حسب الارشاد قادیان آ گیا اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے مجھکو مدرسہ احمدیہ میں پڑھانے پر لگایا۔

معاندین کا انجام

اس دوران میں میں نے سنا کہ ایک عورت جو میرے خلاف بہت کچھ حصہ لیتی تھی۔ طاعون سے مر گئی۔

(۲) وہ کنسٹیبل جس نے پولیس کو میرا گھر بتایا تھا۔ وہ اور اس کا بھائی ایک سرقہ کے مقدمہ میں ماخوذ ہو کر ملازمت سے برطرف کئے گئے۔ اور تین تین سال کے لئے سزایاب ہو گئے۔

(۳) مجسٹریٹ پر فالج گرا۔ اور نہایت بری حالت میں مرا۔ اور اس کا تمام خاندان تباہ ہو گیا۔

(۴) ہوم سیکرٹری جو میری تخریب میں حصہ لیتا تھا نواب صاحب کا اس پر عتاب ہوا۔ اور وہ رامپور سے نکالا گیا۔

غرض خدا تعالےٰ نے ان تمام لوگوں کو سخت ماخوذ کیا۔ قدرتِ خدا ہے کہ سید احمد صاحب وکیل میری اس تقریر سے جو گرفتاری کے وقت میں نے مجسٹریٹ کے سامنے کی تھی۔ اور میرے اس استقلال کو دیکھکر جو میں نے ظاہر کیا اور میری اس دعا کو سنکر جو میں نے اِنَّمَآ اَشْکُوْ بَثِّیْ وَحُزْنِیْٓ اِلَی اللّٰہِ کے الفاظ میں کی۔ ایسے متاثر ہوئے کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے احمدی ہو گئے۔

زمیندار احباب کی اطلاع کیلئے

اگرچہ مجلس مشاورۃ ۱۹۳۵ء میں تفصیلی طور پر فیصلہ کیا جا چکا ہے کہ زمیندارہ آمدنی میں سے کون سے اخراجات وضع کر کے چندہ ادا کیا جانا چاہئیے۔ تاہم بعض احباب ابھی تک دریافت کرتے رہتے ہیں۔ اس لئے ایسے دوستوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے:- کہ

مندرجہ ذیل اخراجات آمد سے وضع کرنے کے بعد جو باقی بچے۔ اس پر چندہ ادا کرنا واجب ہے۔

۱۔ گورنمنٹ ڈیوٹیز۔ مالیہ یا لوکل ریٹ جو گورنمنٹ کے حکم یا منظوری سے عائد کئے گئے ہوں۔

۲۔ اخراجات معاونین مثلاً لوہار۔ ترکھان مزدور وغیرہ اس کے علاوہ اور کوئی خرچ منہا نہیں ہو گا۔

قیمت مویشی بیل وغیرہ و بیج جو ڈالا جائے۔ مستثنیٰ نہیں ہونگے۔

ناظر بیت المال

ضروری تصحیح "ضروریات جلسہ سالانہ کیلئے ٹینڈر مطلوب ہیں" کے عنوان کے ماتحت جو اعلان شائع ہوا ہے۔ اس میں آرد گندم اور لکڑی سوختنی بیس ہزار من شائع ہو گئی ہے دراصل آرد گندم کا اعلان دو ہزار من کا تھا۔ نیز لکڑی سوختنی کا اعلان بھی دو ہزار من کا تھا [illegible] افسر جلسہ سالانہ

معاشرتی انحطاط کے باوجود اگر مسلمان اپنی روحانی اور جسمانی رہنمائی کے لئے امام الوقت و مرسل یزدانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قائم کردہ سلسلہ میں داخل ہو کر خالص اسلامی نظام میں منسلک نہ ہوں تو یاد رکھیں کہ ان کے لئے کامرانی اور ترقی کا منہ دیکھنا ناممکن ہے۔ وما علینا الا البلاغ

خاکسار:۔ مرزا محمد حسین احمدی از شاہجہان پور

شب برات اور مسلمان

عجیب بات ہے کہ مسلمانوں کی اکثریت باوجود انتہائی پستی اور روحانی انحطاط کے اپنے تئیں کسی ربانی مصلح اور روحانی راہنما کی ضرورت سے مستغنی سمجھتی ہے۔ جو اصلی اصول تھے ان کی جگہ رسم اور نقل نے لی ہے۔ اسلامی احکام اور قابل تقلید قومی روایات کو بھلا کر لہو و لعب میں یہاں تک انہماک ہے کہ جہاں اسلاف کے کارناموں پر پانی پھیر دیا گیا ہے وہاں اپنے فلاح و بہبود کو سمجھنے سے بھی قاصر ہیں۔ ان کی علم و دین سے بیگانگی کے متعلق حالی مرحوم نے خوب کہا۔

"جو قوم کہ مالک تھی علوم اور حکم کی
اب علم کا واں نام نہ حکمت کا پتا ہے
کھوج ان کے کمالات کا لگتا ہے اب اتنا
گم دشت میں اک قافلہ بے طبل و درا ہے"

الغرض وہ تمام اوصاف جو ایک مسلم کا طغرائے امتیاز تھے آج کل کے مسلمانوں میں مفقود ہیں۔ عیدین ہیں تو وہ محض آرائش اور خورد و نوش کا ذریعہ بن چکی ہیں۔ نہ ان کی غرض و غایت سمجھنے کی فکر ہے اور نہ ہی علمائے کرام کو مسنون امور ذہن نشین کرانے کی ضرورت۔ اول الذکر اپنے بے راہ روی میں مطلق العنان اور موخر الذکر اپنے نفسانی فوائد میں غلطاں۔ امت مرحومہ کی اصلاح ہو تو کیسے۔

اس وقت میرے مد نظر شب برات کا منظر ہے۔ یہ تہوار وہ ہے جس کے اصل کی تعیین اب تک نہیں ہو سکی اور نہ ہی احادیث صحیحہ میں کہیں مذکور ہے بعض اسے حضرت اویس قرنی کی طرف منسوب کرتے ہیں اور بعض امیر حمزہ رضی سے متعلق بتاتے ہیں۔ بہرحال شب برات موجودہ الوقت مسلمانوں میں بطور ایک تہوار منائی جاتی ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ جب یہ اسلامی تہوار اہل اسلام کے لئے نیکی اور ثواب کا موجب قرار دیا گیا ہے تو شب برات پر محض حلوے مانڈے اور آتش بازی جیسی مکروہ اور تباہ کن رسم کو جائز قرار دینے والے کہاں تک حق بجانب ہیں۔ اس موقعہ پر نہ صرف نادار مسلمانوں کا سینکڑوں روپیہ ہر سال نذر آتش ہو جاتا ہے۔ بلکہ ساتھ ہی اتلاف جان کا خدشہ بھی لگا رہتا ہے اس قبیح رسم اور قابل نفریں حرکت کے انسداد کے لئے مفتی حضرات کی انتہائی جد و جہد ایک امتناعی اشتہار پر ختم ہو جاتی ہے جو چھپ کر گلی کوچوں میں ہی رہ جاتا ہے اور جس کی تردید میں ایک آدھ اعلان آتش بازی کی تائید میں شائع کر کے مفتی صاحبان کے حلق سے نکلے ہوئے فتاوے کے رہے سہے اثر کو بھی زائل کر دیا جاتا ہے۔ جہاں علماء اور پبلک کا طرز عمل ایسا سکم کش اور نقصان رساں ہو۔ وہاں کی نام نہاد انجمنوں کی مساعی کہاں تک اور کیونکر بار آور ہو سکتی ہیں۔

صرف اسی پر بس نہیں ان قدیم شہروں میں جہاں مسلمانوں کی آبادی ساٹھ فیصدی سے بھی زائد ہے اور اس لحاظ سے وہاں اسلامی تمدن کو غلبہ حاصل ہونا چاہئیے۔ یہ حالت ہے۔ کہ مسلمان کہلانے والے اپنے تیوہاروں کو ناکافی سمجھتے ہوئے۔ دسہرہ۔ دیوالی اور ہولی وغیرہ کے مواقع پر بھی ہندوؤں کی تقلید میں گھر سے اڑ اٹھتے ہیں۔ ان کے میلوں پر خوب سج دھج کر جاتے اور دل کھول کر روپیہ پیسہ صرف کرتے ہیں ان کی دکانوں سے ہر قسم کی اشیاء بے دریغ کھاتے ہیں۔ مگر مسلمانوں کے میلوں میں ہندو ڈھونڈے سے نہ ملے گا۔ اور نہ ہی کبھی اہل ہنود مسلمانوں کی دکان سے کوئی چیز خرید ناگوارا کرتے ہیں۔ بلکہ مسلمان کی تیار کردہ مٹھائی وغیرہ کو نجس اور ناقابل استعمال سمجھتے ہیں۔

اس قومی بے حسی۔ اقتصادی و

عیدگاہ کے سلسلہ میں مقدمہ زیر دفعہ ۱۴۷ کی سماعت

بٹالہ ۱۴ اکتوبر۔ مندرجہ صدر کیس کی آج بعہدہ علاقہ مجسٹریٹ کی عدالت میں سماعت ہوئی۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے جناب مرزا عبد الحق صاحب پلیڈر و جناب مولوی فضل دین صاحب پیش ہوئے۔ تین شہادتوں کے بعد جو درج ذیل ہیں۔ باقی کارروائی کل پر ملتوی ہو گئی۔

عبدالمجید پوسٹ ماسٹر مظفر گڑھ

میں ۱۸۔۱۷۔۱۹۱۶ء میں سب پوسٹ ماسٹر قادیان تھا۔ اس زمانہ میں میں نے ایک دفعہ اس جگہ عید پڑھائی تھی۔ جہاں تک مجھے یاد ہے۔ اس وقت اسی عیدگاہ میں غیر احمدی عید پڑھا کرتے تھے

بجواب جرح۔ جہاں تک مجھے یاد ہے۔ یہ عید الاضحیٰ تھی۔ میرا خیال ہے میرے ساتھ نماز پڑھنے والے دو سو سے زیادہ تھے۔ مجھے یاد نہیں۔ کہ وہاں کوئی بوہڑ کا درخت ہے یا نہیں یہ بھی یاد نہیں کہ کوئی کنواں ہے یا نہیں جہاں تک مجھے یاد ہے۔ قبرستان میں کافی فاصلہ گذر کر ایک محراب جیسی بنی ہوئی تھی وہاں ہم نے نماز پڑھی تھی۔ مجھے یاد نہیں۔ کہ وہاں احمدی بھی عید پڑھتے تھے یا نہیں۔ مجھے عیدگاہ کا رقبہ یاد نہیں۔ ایک اور مرتبہ بھی میں وہاں عید پڑھنے گیا تھا۔ مگر اس وقت لوگ واپس آ رہے تھے۔ مجھے کچھ یاد نہیں۔ کہ میں نے عید کس سال پڑھائی تھی۔ میں کبھی کبھی اخبار "الفضل" پڑھا کرتا تھا۔ احمدی اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ میں عبد الکریم مباہلہ والا کو جانتا ہوں وہ مجھے کبھی کبھی ملتا رہا ہے مجھے علم نہیں۔ کہ وہ احمدیوں کا مخالف ہے۔ مجھے معلوم نہیں۔ کہ احمدیوں کی مخالفت کی وجہ سے میں قادیان سے تبدیل کیا گیا تھا۔ مجھے علم نہیں۔ کہ احمدیوں نے میرے افسروں کے پاس میری شکایت کبھی کی یا نہیں۔ میں مسجد ارائیاں میں نماز پڑھا کرتا تھا۔ میں احمدی نہیں ہوں۔

رحمت اللہ کمہار قادیان

قادیان کے مسلمان اس عیدگاہ میں عید پڑھتے رہے ہیں۔ نیز نماز جنازہ بھی۔ احمدی تین چار سال سے یہاں عید پڑھنے لگے ہیں۔ اس کے متصل جو قبرستان ہے۔ وہ بھی مسلمانوں کا ہے۔ جھپڑ کے پانی سے وضو وغیرہ کرتے ہیں مٹی وغیرہ بھی وہاں سے لے لیتے ہیں۔

بجواب جرح۔ گذشتہ چار سال سے مولوی عنایت اللہ عید پڑھاتا ہے وہ امیر احرار ہے۔ مشرق کی جانب بوہڑ اور کنواں ہے دونوں کا فاصلہ دس بارہ کرم ہے۔ پہلے ہم محراب میں عید پڑھا کرتے تھے۔ مگر جب سے احمدی وہاں پڑھنے لگے۔ ہم بائیں جانب محراب کے اور احمدی دائیں جانب پڑھتے رہے ہیں۔ بوہڑ سے دس بارہ کرم کے فاصلہ پر ہم عید پڑھتے ہیں۔ ہم بوہڑ کے مغربی جانب عید پڑھا کرتے ہیں۔ عیدگاہ کے جنوبی جانب اس سے ملحق کھیت ہیں۔ اس حد سے ہم قطاریں جانی شروع کرتے ہیں۔ احمدی عورتیں بھی عید پڑھنے آتی ہیں۔ ان کے پردہ کے لئے قناتیں لگائی جاتی ہیں احمدیوں کی آخری سطر سے ہماری پہلی سطر کوئی بارہ کرم کے فاصلہ پر ہوتی ہے

عیدگاہ کی شمالی جانب احمدی مرد عید پڑھتے ہیں۔ جنوبی طرف احمدی عورتیں۔ اور پھر ان سے کچھ فاصلہ پر جنوبی جانب ہی ہم پڑھتے ہیں۔ احمدیوں کی تعداد چار پانچ ہزار ہوتی ہے۔ شاہ چراغ میرے پیر ہیں۔ ان کا میلہ بھی ہوتا ہے۔ احمدیوں کو حکم ہے۔ کہ وہاں نہ جایا کریں۔ میں مولوی عنایت اللہ احراری کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں۔

ابراہیم ولد روڑا قوم موچی سکنہ رام پور

میرا گاؤں قادیان سے دس بارہ کرم کے فاصلہ پر ہے۔ ہم اپنے مردے اس قبرستان میں دفن کرتے ہیں۔ اور جنازہ کی نماز عیدگاہ میں پڑھتے ہیں۔

بجواب جرح۔ عیدگاہ کا رقبہ دو تین گھماؤں ہوگا۔ احمدی شمالی جانب عید پڑھتے ہیں۔ محراب سے چار پانچ کرم کے فاصلہ پر احمدی عید پڑھتے ہیں۔ اور چار پانچ کرم پر ہم پڑھتے ہیں۔ عید پڑھنے والے احمدیوں کی تعداد سو ڈیڑھ سو ہوتی ہے۔ احمدی عورتوں کے لئے جو جگہ بنائی جاتی ہے وہ کنال ڈیڑھ کنال ہوتی ہے چالیس پچاس احمدی عورتیں ہوتی ہیں۔ عید کی نماز سے قبل صرف ایک اذان ہوتی ہے۔ اس قبرستان میں احمدی اپنے مردے دفن نہیں کرتے

(رپورٹر الفضل)

چودہری غلام یسین صاحب کو اطلاع

چودہری غلام یسین صاحب مجاہد تحریک جدید کی اطلاع کیلئے لکھا جاتا ہے کہ وہ فوراً واپس مرکز میں آ جائیں اگر کسی دوست کی نظر سے یہ سطور گذریں اور انکو اسوقت چودہری صاحب کے متعلق علم ہو تو وہ ان کو فوراً اطلاع دینے کی کوشش کریں۔ انچارج تحریک جدید

ماں کا خط اپنی بیٹی کے نام

میری نور نظر بچی خدا تم کو سلامت رکھے۔ ابھی دو مہینے باقی ہیں۔ اور تم نے ابھی سے گھبرا گھبرا کر خط لکھنے شروع کر دیئے ہیں۔ اگرچہ پیدائش کی گھڑیاں بہت ہی مشکل ہوتی ہیں۔ اور بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت دوبارہ دنیا میں آتی ہے۔ لیکن میری بچی تمہیں میرے تجربے سے فائدہ اٹھانا چاہیئے کیونکہ تمہارے ابا جان ایسے موقعہ پر مجھے ہمیشہ ڈاکٹر منظور احمد صاحب مالک شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور سے اکسیر تسہیل ولادت منگا دیا کرتے تھے۔ اس سے بچہ آسانی کے ساتھ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بعد کی دردیں بالکل نہیں ہوتیں۔ قیمت بھی اس کی زیادہ نہیں۔ شائد دو روپے آٹھ آنے (۲/۸) ہے۔ جو کہ فوائد کے لحاظ سے بالکل حقیر ہے۔ اپنے میاں سے کہکر یہ دوائی ضرور منگوا رکھیں۔

استہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت مسٹر کپور سنگھ صاحب آئی سی ایس اسسٹنٹ کمشنر لاہور

نمبر مقدمہ ۸۶ سنہ ۱۹۳۹ء

فضل دین۔ سراج دین۔ محمد دین پسران مولا بخش قوم ارائیں سکنہ قصور پورہ راوی روڈ لاہور مدعیان

بنام

سردار شاہ و بہار شاہ پسران گلاب شاہ قوم سید بخاری سکنہ بھاٹی دروازہ نور محلہ لاہور مدعا علیہم

بنام

بہار شاہ ولد گلاب شاہ قوم سید بخاری سکنہ بھاٹی دروازہ نور محلہ لاہور مدعا علیہ ۲

دعویٰ استقرار حق کہ عدالت دیوانی یہ قرار دیوے کہ اراضی تعدادی ۵۹ کنال ۱۳ مرلہ نمبر خسرہ ۹۱۵ تعدادی ۱۹ کنال ۹ مرلہ نمبر خسرہ ۹۸۳ ۱۵ کنال مندرجہ کھاتہ نمبر ۱۳۸ کھتونی نمبر ۲۶۵ نمبر خسرہ ۹۲۵ - ۸ مرلہ نمبر خسرہ ۸۱۴ - ۹ مرلہ مندرجہ کھاتہ نمبر ۱۳۸ و کھتونی نمبر ۲۶۱، ۲۶۷ و نمبر خسرہ ۹۲۴ ۱۹ مرلہ از قسم سیلابہ واقع بیاموسی تحصیل لاہور مابین مدعیان و مدعا علیہم قابل تقسیم ہیں۔ کیونکہ مدعیان الاضی مذکور پر مسلسل طور پر زائد بارہ سال سے مدعا علیہم کے علم میں مخالفانہ قبضہ رکھتے چلے آ رہے ہیں۔

مقدمہ مندرجہ عنوان میں چونکہ مدعا علیہ نمبر ۲ بہار شاہ کی تعمیل معمولی طریق سے نہیں ہوتی۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار ہذا زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی مدعا علیہ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ بتاریخ ۲۶ بوقت دس بجے عدالت ہذا میں اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہو کر پیروی و جواب دہی مقدمہ ہذا کی کرے۔ ورنہ بصورت عدم حاضری مدعا علیہ مذکور اس کے خلاف کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جائے گی۔

آج بتاریخ کو بہ ثبت ہمارے دستخط و مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔ دستخط حاکم

مہر عدالت

کشمیر کا ارزاں مال

آپ صاحبان کو معلوم ہے کہ سوپور کشمیر کے پٹو چارخانہ اور ملیدہ پٹو خود رنگ اور لوئیاں ہر قسم کی تمام دنیا میں شہرت رکھتی ہیں براہ مہربانی ایک دفعہ ملاحظہ فرمائیں تا آپ پر حقیقت روشن ہو جائے

پٹو چارخانہ کشمیر اعلیٰ فرمائشی ۹ گز طول ۱۲ گرہ عرض ۱۲؍

" " درجہ اول ۸ گز ۱۲ گرہ ۶؍

" " درجہ دوم ۸ گز ۱۰ گرہ ۵؍

پٹو ملیدہ خود رنگ درجہ اول ۹ گز ۹ گرہ ۱۲؍

" " درجہ دوم ۹ گز ۹ گرہ ۱۰؍

لوئی خود رنگ دوہری درجہ اول ۱۰ گز ۱۲ گرہ ۱۲؍

" " درجہ دوم ۱۰ گز ۱۲ گرہ ۹؍

لوئی سفید دوہری ۱۰ گز ۱۱ گرہ ۶؍

لوئی خود رنگ سبز و سرخ کناری والی ۱۰ گز ۱۲ گرہ ۱۰؍

شدہ سلاجیت کشمیری ۸؍ فی تولہ

زعفران درجہ اول ۲؍ فی تولہ

زعفران درجہ دوم ۱؍ فی تولہ

اس کے علاوہ ہر قسم کا اونی مال تیار ہوتا ہے۔ آرڈر آنے پر تعمیل کی جائیگی

جی ایم شال ایجنسی سوپور کشمیر

رشتہ درکار ہے

لیڈی ڈاکٹر (S.A.S.) کیلئے رشتہ درکار ہے جو سول سرجن اسسٹنٹ سرجن ملازم یا پریکٹیشنر یا کوئی صاحب روزگار ہو۔ معرفت مینیجر الفضل

میں فیل نہیں ہونگا

ترجمہ انگریزی مصنفہ سردار عبدالرحمن بی۔ اے جو ہزارہا کی تعداد میں شائع ہوا ہے۔ اس سے میں نے سال کی لیاقت مہینہ میں پیدا کر لی۔ (سید احمد حیدر آباد دکن) میں نے اس کی بدولت بار بار وظیفہ لیا۔ مڈل اور انٹرنس کے لئے ازحد مفید ہے۔ (عبدالرشید بی۔ اے بی۔ ٹی) حصہ اول ۳؍ حصہ دوم ۶؍

کمپوزیشن و لیٹر رائٹر حصہ اول برائے مڈل ۴؍

حصہ دوم برائے انٹرنس و کالج ۶؍

ہسٹری آف انگلینڈ (ببلے) کا اردو ترجمہ میٹرک و کالج طلبا کے لئے بہت مفید ہے۔ ۱۲؍

میں مسلمان ہو گیا

یہ کتاب سردار عبدالرحمن بی۔ اے (مہر سنگھ) نے حضرت مسیح موعود کے حکم سے اپنے قبول اسلام اور پیش آمدہ مباحثات با دیگر اقوام پر لکھی جو بار بار چھپی حصہ اول ۴؍ حصہ دوم ۶؍

اخلاق محمدی حضرت نبی کریمؐ کی روزانہ زندگی کا پروگرام مردوں عورتوں کیلئے گھر کا واعظ قیمت ۲؍

حضرت مسیح موعود و علماء زمانہ

اس میں ان اعتراضات کو توڑا گیا ہے جو غیر احمدی علماء احمدیت پر کرتے ہیں اس کے ذریعہ سے خدا تعالےٰ نے بہت سے بندگانِ خدا کو ہدایت کی توفیق دی ہے۔ حصہ اول ۳؍ دوم ۳؍ سوم ۳؍ علاوہ محصول ڈاک

پتہ: عبدالرحمن (مہر سنگھ) بی اے قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

کراچی ۱۰ اکتوبر۔ آج مسٹر جناح نے سندھ اسمبلی میں یونائیٹڈ مسلم پارٹی کے قیام کی کوشش نیز وزیر اعظم سندھ کے ساتھ گفتگو سے مصالحت کے متعلق ایک طویل بیان شائع کیا۔ جس کے دوران میں آپ نے لکھا ہے کہ سندھ کے وزیر اعظم خان بہادر اللہ بخش نے وزیر اعظم پنجاب اور وزیر اعظم بنگال کی موجودگی میں مسلم لیگ کے منشور پر دستخط کرنے کا تحریری وعدہ کیا تھا اور وزارت سے مستعفی ہو جانے پر آمادگی ظاہر کی تھی لیکن کل شام کے اجلاس میں ہماری حیرت کی انتہا نہ رہی جب کہ خان بہادر اللہ بخش اپنے سابقہ وعدے سے پھر گئے اور اس امر پر اصرار کرنے لگے کہ آئندہ وزارت میں بھی میں ہی وزیر اعظم رہوں۔ مسلم ارکانِ اسمبلی نے ان کا یہ مطالبہ بھی مان لیا۔ لیکن اس پر بھی انہوں نے منشور پر دستخط نہ کئے۔ آخر میں آپ نے کہا کہ میں نے ۲۷ مسلم ارکان اسمبلی پر مشتمل ایک مسلم لیگ پارٹی بنا دی ہے جو دوسرے گروہوں سے تعاون کرے گی لیکن اللہ بخش کی تمنا کے خلاف کسی گروہ کے ماتحت رہ کر کام نہیں کرے گی۔

لنڈن ۱۳ اکتوبر۔ آج صبح ہائی کمشنر فلسطین بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہو گئے۔ فلسطین کی اطلاعات سے پایا جاتا ہے۔ کہ آج بھی وہاں مختلف مقامات میں فساد کا سلسلہ جاری رہا اور کئی عرب مقتول اور مجروح ہوئے۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ مشہور عرب وکیل مسٹر حسن الدجانی کو بیت المقدس سے ۵ میل کے فاصلہ پر کسی نے گولی سے ہلاک کر دیا۔ معلوم ہوا ہے کہ ہائی کمشنر فلسطین کی آمد پر مزید سخت گیرانہ اقدام اختیار کئے جائیں گے۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ ۲۵۰ سابق برطانی فوجی پولیس میں شامل ہونے کے لئے حیفہ پہنچ گئے ہیں۔

کراچی ۱۳ اکتوبر۔ مسٹر محمد حسین پریذیڈنٹ سکھر ڈسٹرکٹ کانگرس اور مسٹر سعد الدین نائب صدر جیکب آباد ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی کانگرس سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ اور مسلم لیگ میں شامل ہو گئے ہیں۔

کراچی ۱۳ اکتوبر۔ آج سندھ پراونشل مسلم لیگ کانفرنس کے آخری اجلاس میں مسٹر جناح نے اپنی اختتامی تقریر کے دوران میں کہا۔ جب تک کانگرس مساوی سطح پر ہمارے سامنے نہیں آئے گی ہمارے ساتھ اس کی صلح نہیں ہو سکتی۔

نیویارک ۱۳ اکتوبر۔ نیویارک ٹائمز کا بیان ہے کہ ۳۰ عیسائی پادریوں نے مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم برطانیہ کے نام ایک تار ارسال کر کے ظاہر کیا ہے کہ اگر فلسطین میں یہودیوں کا داخلہ بند کر دیا گیا۔ تو حکومت برطانیہ کا یہ اقدام اعلانِ بالفور کے منافی اور اس اعتماد کے خلاف ہو گا جو یہودیوں کو عیسائی دنیا پر ہے۔

اتمان زئی ۱۳ اکتوبر۔ گاندھی جی جس مکان میں اقامت گزین ہیں اس کی چھت پر سرخ پوش بھری ہوئی بندوقیں اٹھائے پہرہ دیتے رہے تھے۔ کیونکہ کسی نے یہ افواہ مشہور کر دی تھی۔ کہ قبائلی گاندھی جی کو اغوا کرنے کی کوشش کریں گے۔ عدم تشدد کا پرچار کرنے والے اور اس پر عمل کرنے والے سرخپوشوں کی اس حرکت پر مضحکہ اڑا تو گاندھی جی کے پرائیویٹ سکرٹری نے اعلان کیا ہے کہ اب پہرہ بغیر اسلحہ کے دیا جاتا ہے۔

لاہور ۱۳ اکتوبر۔ ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ پنجاب گورنمنٹ نے دیسی طریق علاج کے متعلق تحقیقات کرنے کے لئے جو کمیٹی تعینات کی تھی وہ اپنے اختیارات کے اندر مذکورہ صدر معاملہ میں دلچسپی رکھنے والے اصحاب یا ایسوسی ایشن کی طرف سے تمام تحریری درخواستوں کا خیر مقدم کرے گی۔ نیز درخواست کمیٹی کو حسب ذیل معاملات کے متعلق اطلاع دی جائے (۱) دیسی ادویات استعمال کرنے والے طبیبوں کا رجسٹر قائم کرنے کے لئے کس قسم کی تدابیر اختیار کی جائیں۔ (۲) دیسی ادویات کے استعمال کرنے والے طبیبوں کی تعلیمی حالت درست کرنے کے لئے کیا عملی اقدام کیا جائے۔ (۳) کیا پہلے یا دوسرے امر کے متعلق کسی قسم کا قانون بنانے کی ضرورت ہے اگر ہے تو کیا۔ اس قسم کی درخواستیں انسپکٹر جنرل ہاسپٹلز پنجاب سول سکرٹریٹ لاہور کی معرفت پنجاب گورنمنٹ کمیٹی آن ان ڈی جی نس میڈیسن کے پتہ پر آنی چاہئیں۔

شنگھائی ۱۳ اکتوبر۔ گزشتہ دو دن سے جاپان کی طرف سے جنوبی چین پر حملہ کی زبردست تیاریاں ہو رہی ہیں۔ لیکن چینیوں کی طرف سے ابھی تک مدافعانہ سرگرمیوں کا اظہار نہیں ہوا۔ آج حکومت جاپان نے ایک اعلان کے ذریعہ حکومت برطانیہ کو یقین دلایا ہے کہ جنوبی چین پر حملہ کے دوران میں وہاں کے برطانوی مفاد کا احترام کیا جائے گا۔

شملہ ۱۳ اکتوبر۔ شورش وزیرستان سے متعلق آمدہ تازہ خبر مظہر ہے کہ اس وقت چار قبائل پر ہوائی جہازوں کے ذریعہ بمباری ہو رہی ہے۔ ان قبائل کو دو دن گزرے اپنے مکان خالی کر دینے کا نوٹس دیا گیا تھا۔

کراچی ۱۳ اکتوبر۔ ۲۶، ۲۷ اکتوبر کی رات کراچی میں ڈیفنس کے متعلق تجربہ کیا جائے گا۔ تمام شہر میں اندھیرا کر دیا جائے گا اور دو ہوائی جہاز شہر پر پرواز کریں گے۔ رائیل ایر فورس اور فوج اس نقلی حملہ میں حصہ لے گی۔

گوجرانوالہ ۱۳ اکتوبر۔ وارداتوں کا انسداد کرنے کے لئے اس ضلع میں سپرنٹنڈنٹ پولیس نے ناجائز اسلحہ جات اکٹھا کرنے کے لئے یہ طریق اختیار کیا تھا کہ جو اشخاص خود اسلحہ جات پولیس کے حوالے کر دیں گے۔ ان کے خلاف مقدمہ نہیں چلایا جائے گا۔ چنانچہ اس طرح گزشتہ دو ماہ میں ۱۵۸۴ اسلحہ جات جمع ہوئے ہیں۔ جن میں دو کارآمد بم۔ ۴۲ پستول ۱۶ ریوالور۔ کئی بندوقیں۔ ایک رائفل اور ایک ہزار نیزے فراہم ہوئے چونکہ اس طرح بہت کامیابی ہوئی ہے۔ اس لئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اعلان کر دیا ہے کہ مزید ایک ماہ تک جو لوگ ناجائز اسلحہ جات جمع کرا دیں گے۔ ان کے خلاف مقدمہ نہیں چلایا جائے گا۔

پونہ ۱۳ اکتوبر۔ آج بمبئی اسمبلی میں ضبط شدہ جائدادوں کی واپسی کے بل کی پہلی خواندگی ۴۷ اور ۴۳ ووٹوں کی نسبت سے پاس ہو گئی۔ بل کا مقصد یہ ہے کہ سیاسی جرائم کی پاداش میں ضبط شدہ جائدادیں واپس کر دی جائیں۔

ملتان ۱۳ اکتوبر۔ بیان کیا جاتا ہے کہ تین مسلمان عورتوں کو جو بازار میں کپڑا خرید رہی تھیں۔ ہندو بزازوں نے زدوکوب کیا۔ اس پر مسلمانوں نے ایک احتجاجی جلوس مرتب کیا۔ جس کا تصادم ہندوؤں سے ہو گیا۔ دفتر کانگرس اور اس میں واقعہ کھدر بھنڈار گولڈن ٹاکیز۔ ہری چند ہال اور کنہیا لال گاندھی بلڈنگ نذر آتش کر دی گئیں۔ پولیس نے مجبور ہو کر ہجوم پر گولی چلا دی جس سے دو آدمی زخمی ہوئے۔ آگ کو روکنے کے لئے لاہور اور منٹگمری سے فائر بریگیڈ منگوا دئے گئے۔ شہر میں تین دن کے لئے کرفیو آرڈر اور دفعہ ۱۴۴ لگا دی گئی ہے۔

بمبئی ۱۳ اکتوبر۔ نائب وزیر ہند کرنل میور ہیڈ بذریعہ جہاز یہاں پہنچ گئے۔ اخباری نمائندہ سے گفتگو کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ میں صرف ہندوستان دیکھنے آیا ہوں۔ اور اس دورہ میں سیاسی لیڈروں سے بھی ملاقات کروں گا آپ دو ماہ ہندوستان میں رہیں گے۔

روم ۱۳ اکتوبر۔ حکومت اٹلی نے ایک قانون بنایا ہے جس کے ذریعہ یہودی کوئی دکان کھولنے اور ریسٹورنٹ جاری

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:- غلام نبی